قلم سے ڈیڑھ صفحے کا ہے "پتے کی بات"۔ بس نہ کوئی فلیپ ، نہ تقریظ ، نہ تعارف نہ تحسین ۔ محمد رسول اللہ کے دربار محبت میں داخل ہونے والوں کی نگہ اِدھر اُدھر جائے ہی کیوں ؟

ایک نعت کے چند شعر ؎

لب صادق سے ان کے جو سخن تقریر ہو جائے ۔۔۔ کبھی قرآن بن جائے کبھی تفسیر ہو جائے
تمنا ہے کسی شب خواب میں ان کی زیارت ہو ۔۔۔ تمنا ہے کسی شب خواب ہی تعبیر ہو جائے
میں جب دیکھوں، جدھر دیکھوں، جہاں دیکھوں تجھے دیکھوں ۔۔۔ تو میری آنکھ کی پتلی پہ یوں تحریر ہو جائے
جسے میں مدح آنحضرتؐ کے لائق کہہ سکوں عاصی ۔۔۔ اک ایسی نعت ساری عمر میں تحریر ہو جائے

وہ جیسی نعت کہنے کے تمنائی ہیں نہ جانے وہ کیا ہوگی ؟

ان چار اشعار سے نمایاں ہے کہ رسولؐ پاک کے لئے ان کا جذبۂ صادق بہت والہانہ ہے ۔ ان کے بیان میں لطافت ہے ۔ وہ تشبیہات سے کام ہی نہیں لیتے ۔ شعر میں تشبیہاتی عناصر اپنے تخیل کے زور سے پیدا کر لیتے ہیں ۔ آنکھ کی پتلی پر حضورؐ کے تحریر ہو جانے کا تصور کیجئے ۔ فن کی ایسی نزاکتیں ہر کسی کے بس میں کہاں ۔

مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے عاصی کرنالی کا فن اصلاً نعت نگاری کے لئے تھا اور وہ اسے شعر کی دوسری اصناف میں استعمال کر کے ہر طرف علو اور پاکیزگی پھیلاتے رہے ۔ ان کے سارے کلام کی روح میں وہی خوشبو بسی ہے جسے نعتوں کے گلاب انجمن اہل ذوق میں پھیلا رہے ہیں ۔

الحمدللہ آج پروفیسر عاصی حسّانی سلسلے کے شاعر ہیں ۔

مخمور سعیدی از جناب اطہر فاروقی : ناشر : علامہ اقبال کلچرل سوسائٹی ، سکندر آباد ، شاخ دہلی ۔

تقسیم کار : موڈرن پبلشنگ ہاؤس ۔ ۹ ۔ گولا مارکیٹ دریا گنج ۔ نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲ ۔

قیمت بھارت میں : -/۵۰ روپے ۔

میرا پہلا تعارف مخمور سعیدی سے بھارت کے کسی ریڈیائی مشاعرے کے ذریعے ہوا ۔ آواز سے یوں لگتا ہے کہ جیسے کوئی باوقار سی شخصیت ہے جس کے اندر بہت گہرا سوز و گداز موجود ہے ۔ فنی قدرت